پلوشہ ہلال کے ہاکی کے اسکواڈ میں شامل ہونے سے ٹورنامنٹ کی رونق دوبالا ہو گئی، کپتان

ہاکی ٹورنامنٹ کے فائنل میں ٹیم کا مقابلہ ڈیفنڈرز سے ہوگا

(نمائندہ خصوصی)

ٹورنامنٹ کے منتظمین کے مطابق پلوشہ ہلال کی شمولیت سے ٹورنامنٹ میں شائقین کی دلچسپی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ٹکٹ کھڑکی پر پہلے ہی دو دن قبل تمام ٹکٹ فروخت ہو چکے ہیں۔ منتظمین کے مطابق اسٹیڈیم کی گنجائش 4 ہزار 500 افراد ہے جو اس سے پہلے کسی بھی خاتون کھلاڑی کے میچ کے لیے سب سے زیادہ تعداد ہے۔ ٹورنامنٹ کمیٹی کے چیئرمین کرنل (ریٹائرڈ) عمران صدیقی نے کہا کہ پلوشہ ہلال کی شمولیت کا فیصلہ ٹیکنیکل کمیٹی نے متفقہ طور پر کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ٹورنامنٹ کا معیار بلند کرنے کے لیے ایسے کھلاڑی کا آنا ضروری تھا جو بین الاقوامی سطح پر مقابلہ کر چکی ہو۔

پلوشہ ہلال کے کوچ استاد غلام سرور نے بتایا کہ ٹیم نے فائنل کے لیے روزانہ چار گھنٹے تربیت کی ہے۔ ان کے مطابق ٹیم کی دفاعی لائن اور پلوشہ کے درمیان رابطہ اس ٹورنامنٹ کا سب سے اہم پہلو ہوگا۔ ڈیفنڈرز کی کپتان نگہت بلوچ نے کہا کہ ٹیم پلوشہ کے تجربے سے فائدہ اٹھائے گی اور کوشش کرے گی کہ گیند کو زیادہ تر اسی کے پاس رکھا جائے تاکہ وہ حملے کی منصوبہ بندی کر سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ ٹیم کسی دباؤ کو قبول نہیں کرے گی اور آخری وسل تک کھیلے گی۔

دوسری جانب ڈیفنڈرز کے کوچ ظفر اقبال نے کہا کہ ٹیم پلوشہ کی موجودگی سے خوفزدہ نہیں ہے اور اپنی حکمت عملی پر قائم رہے گی۔ ان کے مطابق ٹیم نے پلوشہ کے میچوں کی ویڈیوز دیکھ کر اس کی کمزوریوں پر کام کیا ہے۔ تاہم انہوں نے اعتراف کیا کہ پلوشہ کی رفتار ٹیم کے لیے ایک بڑا چیلنج ہوگی۔ ٹورنامنٹ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ فائنل کے بعد بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ بھی پلوشہ ہلال کو دیا جائے گا۔

(نمائندہ اُمنڈتی مدّ و جزر)

سمندر کی لہریں صبح کے ساڑھے چار بجے ساحلِ ماہی پور پر اس طرح لوٹ رہی تھیں جیسے کوئی بوڑھا ماہی گیر اپنے جال کی گرہیں گنتا ہو۔ ریتلے کنارے پر ۴۲ کشتیاں قطار میں کھڑی تھیں اور ان کے ساتھ ۱۱۷ ماہی گیر اپنے اپنے جال کی مرمت میں مصروف تھے۔ یہ منظر بظاہر معمول کا تھا، مگر ان میں سے ۶۳ ماہی گیروں کے چہروں پر جو بے چینی تھی وہ معمول کی نہیں تھی۔ پچھلے ہفتے محکمۂ آبی وسائل کی جانب سے جاری کردہ انتباہی نوٹس کے بعد ان کشتیوں کو ساحل سے دور جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

محکمۂ آبی وسائل کے ڈویژنل افسر انجینئر سلمان ہاشمی نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ خلیج کے شمالی حصے میں پانی کا درجۂ حرارت معمول سے ۳ درجے زیادہ ریکارڈ کیا گیا ہے اور سطح پر آکسیجن کی مقدار خطرناک حد تک کم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا: «ہم نے ماہی گیروں کو پہلے ہی مطلع کیا تھا کہ جال نہ ڈالیں، مگر کئی کشتیاں رات کے اندھیرے میں روانہ ہو گئیں۔ ہمارے پاس ۹ گشتی کشتیاں ہیں اور ۲۰۰ کلومیٹر کا ساحل ہے، ہر کشتی پر نظر رکھنا ممکن نہیں۔» انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ صورت برقرار رہی تو اگلے ہفتے سے ممنوعہ علاقے میں گشت کا دائرہ دگنا کر دیا جائے گا۔

ماہی گیروں کی نمائندہ تنظیم انجمنِ ماہی گیرانِ ساحل کے صدر حاجی نور محمد ملاح نے اس انتباہ کو ماننے سے انکار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ۴۲ کشتیوں پر ۲۱۰ افراد کا روزگار چلتا ہے اور قرض خواہ ہر ہفتے دروازے پر آ رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ محکمہ پہلے ہرجانہ دے اور پھر کشتیاں روکے، مگر ہرجانے کا کوئی اعلان ابھی تک نہیں ہوا۔ ان کے ساتھ کھڑی خواتین نے بھی نعرے لگائے اور کہا کہ بچوں کی فیس اور دوا کا خرچ کون دے گا۔

دوسری طرف ماہی پور فشریز کوآپریٹو سوسائٹی کے چیئرمین ڈاکٹر فرحان عزیز نے کہا کہ سوسائٹی نے ۴۰ ہزار روپے فی کشتی امداد کا مطالبہ کیا ہے تاکہ متبادل روزگار کے طور پر سکھانے کے شیڈ بنائے جا سکیں۔ محکمہ آبی وسائل نے جواب میں کہا کہ یہ تجویز زیرِ غور ہے اور اگلے ماہ کے آخر تک فیصلہ متوقع ہے۔ تاہم ماہی گیروں کا کہنا ہے کہ اگر فوری طور پر کچھ نہ ملا تو وہ کل سے ساحلی شاہراہ پر دھرنا دیں گے۔

(نمائندہ اُمنڈتی مدّ و جزر)

ماہی پور کے ساحل پر واقع ریتلا ٹیلہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں سمندر کی لہریں ریت پر اپنے نشان چھوڑتی ہیں اور ہوا میں نمک اور سوکھی مچھلی کی ملی جلی بو رچی ہوئی ہے۔ اتوار کی صبح یہاں ۶۲ ماہی گیر اپنے جال کی مرمت کے لیے جمع ہوئے تھے۔ ان میں ۱۹ خواتین بھی تھیں جو پرانے کپڑے کی پٹیاں اور ناریل کی رسی لے کر آئی تھیں۔ یہ منظر بظاہر معمولی لگتا ہے، مگر اس کے پیچھے ایک ایسا فیصلہ ہے جس نے ۴۱ کشتیوں کے ۲۱۰ افراد کی روزی روٹی کو براہِ راست متاثر کیا ہے۔

ماہی پور فشریز کوآپریٹو سوسائٹی کے چیئرمین ڈاکٹر فرحان عزیز نے بتایا کہ پچھلے ہفتے محکمۂ آبی وسائل کی جانب سے جاری کردہ انتباہی نوٹس کے بعد ۲۷ کشتیوں کو ساحل سے دور جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ سوسائٹی کے ۳۱۰ ممبران میں سے ۱۸۴ کا انحصار براہِ راست یا بالواسطہ طور پر ان کشتیوں پر ہے۔ ان کے مطابق ہر کشتی پر اوسطاً ۶ افراد کام کرتے ہیں اور ایک کشتی کا روزانہ خرچ ایندھن، برف اور خوراک ملا کر ۱۲ ہزار روپے بنتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر یہ پابندی ایک ماہ مزید چلی تو قرض خواہ ہر ہفتے دروازے پر آئیں گے۔

محکمۂ آبی وسائل کے ڈویژنل افسر انجینئر سلمان ہاشمی نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ خلیج کے شمالی حصے میں پانی کا درجۂ حرارت معمول سے ۳ درجے زیادہ ریکارڈ کیا گیا ہے اور سطح پر آکسیجن کی مقدار خطرناک حد تک کم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا: «ہم نے ماہی گیروں کو پہلے ہی مطلع کیا تھا کہ جال نہ ڈالیں، مگر کئی کشتیاں رات کے اندھیرے میں روانہ ہو گئیں۔ ہمارے پاس ۹ گشتی کشتیاں ہیں اور ۲۰۰ کلومیٹر کا ساحل ہے، ہر کشتی پر نظر رکھنا ممکن نہیں۔» انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ صورت برقرار رہی تو اگلے ہفتے سے ممنوعہ علاقے میں گشت کا دائرہ دگنا کر دیا جائے گا۔

ماہی گیروں کی نمائندہ تنظیم انجمنِ ماہی گیرانِ ساحل کے صدر حاجی نور محمد ملاح نے اس انتباہ کو ماننے سے انکار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ۴۲ کشتیوں پر ۲۱۰ افراد کا روزگار چلتا ہے اور قرض خواہ ہر ہفتے دروازے پر آ رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ محکمہ پہلے ہرجانہ دے اور پھر کشتیاں روکے، مگر ہرجانے کا کوئی اعلان ابھی تک نہیں ہوا۔ ان کے ساتھ کھڑی خواتین نے بھی نعرے لگائے اور کہا کہ بچوں کی فیس اور دوا کا خرچ کون دے گا۔

دوسری طرف ماہی پور فشریز کوآپریٹو سوسائٹی کے چیئرمین ڈاکٹر فرحان عزیز نے کہا کہ سوسائٹی نے ۴۰ ہزار روپے فی کشتی امداد کا مطالبہ کیا ہے تاکہ متبادل روزگار کے طور پر سکھانے کے شیڈ بنائے جا سکیں۔ محکمہ آبی وسائل نے جواب میں کہا کہ یہ تجویز زیرِ غور ہے اور اگلے ماہ کے آخر تک فیصلہ متوقع ہے۔ تاہم ماہی گیروں کا کہنا ہے کہ اگر فوری طور پر کچھ نہ ملا تو وہ کل سے ساحلی شاہراہ پر دھرنا دیں گے۔ ساحلی شاہراہ پر ٹریفک کا بہاؤ متاثر ہونے کا خدشہ ہ